



## آیت کریمہ : { لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللَّهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ } [البقرة: 225] (اللہ تمہاری قسموں میں لغو قسم پر تم سے مواخذہ نہیں فرماتا) آدمی کے "نہیں، اللہ کی قسم" اور "ہاں، اللہ کی قسم" کے بارے میں اتری تھی

عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، و کہتی ہیں: "یہ آیت کریمہ : { لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللَّهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ } [البقرة: 225] (اللہ تمہاری قسموں میں لغو قسم پر تم سے مواخذہ نہیں فرماتا) آدمی کے "نہیں، اللہ کی قسم" اور "ہاں، اللہ کی قسم" کے بارے میں اتری تھی" [صحیح] [اسے امام بخاری نے روایت کیا ہے]

اللہ تعالیٰ کے فرمان : { لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللَّهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ } [المائدة: 89] (اللہ تمہاری قسموں میں لغو قسم پر تم سے مواخذہ نہیں فرماتا) میں مذکور لغو قسم کی تفسیر کرتے ہوئے عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اس سے مراد بات چیت کے وقت بلا قصد و ارادہ لوگوں کی زبان پر بار بار آنے والا قسمیہ الفاظ، جیسے "نہیں اللہ کی قسم" اور "ہاں اللہ کی قسم" وغیرہ ہیں۔ اسی طرح آیت میں مذکور لغو یمن کی ایک صورت یہ ہے کہ آدمی کسی ایسی گزری ہوئی بات کے بارے میں قسم کھائے، جسے وہ ویسی ہی سمجھتا ہو، جیسی اس نے کہا ہے، لیکن بعد میں پتہ چلے کہ معاملہ اس کے ظن و گمان کے برخلاف تھا۔ یہی حال اس قسم کا بھی ہے، جو آدمی نے سمجھ کر کھائی ہے اور سچا ہے، لیکن معاملہ اس کے برخلاف ظاہر ہو۔ اس طرح کی قسم بھی لغو اور غیر مؤثر ہے اور اس کا کفار بھی نہیں دینا ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے : { لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللَّهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ } یعنی تمہیں ان کی سزا نہیں دے گا اور تمہیں ایسی قسموں کا کفار ادا کرنے کا بھی پابند نہیں بنائے گا، جو آدمی بلا قصد و ارادہ کھائے۔ اس کی ایک صورت یہ بھی ہو سکتی ہے کہ آدمی نے سمجھ کر قسم کھائی ہے کہ فلاں آدمی کوئی کام کرے گا، لیکن نہ کرے گا۔ مثال کے طور پر کوئی دوسرے کے بارے میں یہ قسم کھائے کہ وہ اس کی بات مان لے گا، لیکن وہ نہ مانے گا۔ یہ ساری باتیں اپنی جگہ پر، لیکن اس آیت کے ضمن میں عائشہ رضی اللہ عنہا کی تفسیر سب سے پہلے شامل ہوگی۔ کیونکہ انہوں نے نزول وحی کا مشاہدہ کیا ہے اور وہ عربی زبان سے بھی واقف ہیں۔

<https://sunnah.global/hadeeth/ur/show/64672>

